حالات و سوانح فضائل و مناقب حضرت غوث الاعظم سیّد عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ

تالیف

صوفی سیّد نصیر الدّین ہاشمی قادری رضوی برکاتی

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ

مظہرِ جمالِ مُصطفائی

حالات و سوانح فضائل و مناقب

محبوبِ سبحانی قطبِ ربانی شہبازِ لامکانی حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

تالیف

صوفی سید نصیرالدین ہاشمی قادری رضوی برکاتی

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور ۔ کراچی ۰ پاکستان

نام کتاب	مظہر جمال مصطفائی
موضوع	حالات وسوانح، فضائل ومناقب حضرت غوث الاعظم شیخ سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ
مؤلف	سید نصیر الدین ہاشمی قادری رضوی برکاتی
زیر سرپرستی	صاحبزادہ سید مسعود احمد رضوی اشرفی قادری
خطاطی	صوفی خورشید عالم خورشید رقم، لاہور
سال طبع اول	1405ھ (1985ء) تعداد ایک ہزار
سال طبع دوم	1406ھ (1986ء) تعداد ایک ہزار
سال طبع سوم	1411ھ (1991ء) تعداد ایک ہزار
سال طبع چہارم	1417ھ (1996ء) تعداد ایک ہزار
سال طبع پنجم	1420ھ (1999ء) تعداد ایک ہزار
سال طبع ششم	1422ھ (2002ء) تعداد ایک ہزار
سال طبع ہفتم	1426ھ (2005ء) تعداد ایک ہزار
سال طبع ہشتم	1430ھ (2009ء) تعداد پانچ سو
ناشر	ضیاء القرآن پبلی کیشنز
کمپیوٹر کوڈ	SH5
قیمت	-/350 روپے

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا دربار روڈ، لاہور۔ 7221953 فیکس:۔ 042-7238010

9۔ الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7225085-7247350

14۔ انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی

فون: 021-221201-2630411۔ فیکس:۔ 021-2210212

○ عاشقانِ غوث الاعظمؒ کے جذبۂ محبت اور ذوق کی تسکین اور اس میں اضافہ کرنا۔

○ آپ کے فضائل و مناقب کو حسب استطاعت یکجا کرنا اور غیر مترجم مضامین کو ترجمے کے ساتھ پیش کرنا تاکہ ہر ایک استفادہ کر سکے۔

تخصیص

اس کتاب کی تخصیص کئی مضامین کی وجہ سے ہے :

○ حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نو عدد قصیدے جن میں آپ نے اپنی خصوصی شان اور بزرگی کی طرف نشاندہی فرمائی ہے اور اپنے مریدوں کو خوشخبریاں دی ہیں۔

○ الہامات پر مبنی رسالۂ غوثِ اعظمؒ

○ آپ کے متعدد اسمائے مبارکہ

○ آپؒ کا عارفانہ کلام جس میں آپ نے اپنے کلام کو بیشتر آیاتِ قرآنی سے مزین کیا ہے۔

○ آپؒ کے مناقب میں بزرگانِ دین کا کلام

اسلوب

○ حقائق کو معتبر اور مستند کتابوں کے حوالوں سے پیش کیا گیا ہے۔

○ عظیم بزرگوں کے عظیم معاملات میں اپنی حقیر رائے کو داخل کرنے کی بجائے اولیائے کرام کے اقوال و آراء کو پیش کیا گیا ہے۔

○ اختلافی مضامین میں اختلاف رکھنے والوں کے رد کی بجائے صحیح موقف کو دلائل اور حوالوں کے ذریعہ ثابت کیا گیا ہے۔

اِنتساب

اس تالیف کو میں حضور پُر نُور سیدنا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی ذاتِ اقدس کی طرف منسُوب کرتا ہوں شرفِ قبولیت حاصل ہو جائے تو زہے نصیب !

مؤلف کتاب مظہرِ جمالِ مصطفائی
سیّد نصیر الدین ہاشمی قادری برکاتی
۱۶۰ دلکشا پارک ، راجگڑھ لاہور

بدہ دستِ یقیں اے دل بدستِ شاہ جیلانی
امیر و دستگیر و غوث اعظم قطب ربّانی
نشانِ شانِ بے چونی بیانِ سرِّ مکنونی

نیاز آمد ز جنابِ پاک او از قدسیاں باشد
کہ آمد جبرائیل از بہرِ کار و بار دربانی

کہ دستِ او بود از حقیقت دستِ یزدانی
بجیبِ سینۂ عالم نسب محبوبِ سبحانی
بسیرت شکلِ پیغمبر بصورت مرتضیٰ ثانی

گیارہواں باب

رسالۂ غوثِ اعظم مع ترجمہ و تشریح

رسالۂ غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ

یہ رسالہ حضور پرنور سیدنا غوثِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف مبارک ہے۔ جس میں آپؒ نے اُن بے شمار الہامات میں سے جو حق تعالیٰ کی طرف سے آپ پر وارد ہوئے ہیں بعض کو قلم بند فرمایا ہے۔ ہر الہام اسرار و رموز، علم و عرفان کے سمندر کا ایک موتی ہے۔ سالکانِ طریقت و معرفت کے لئے یہ ایک بیش بہا خزانہ ہے۔ یہ حضور غوث پاکؒ کا احسانِ عظیم ہے کہ آپ نے طالبانِ حق کی بھلائی اور ان کی حقیقت کی طرف رہنمائی کے لئے یہ رسالہ تصنیف فرمایا۔ خوش نصیب ہے وہ جو اسے سمجھے اور غور کرے اور حقیقت کی راہ کو پالے۔

ایک بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ ہر الہام میں حق تعالےٰ نے آپ کو یَا غَوْثَ الْاَعْظَمُ کے خطاب سے مخاطب کیا۔ غوث الاعظم کا معنٰی بہت بڑے فریادرس کا ہے اور حق تعالیٰ کا آپ کو اس خطاب سے نوازنا اور مخاطب ہونا آپ کے مرتبے کی نشاندہی کرتا ہے جو ہمارے فہم و ادراک سے بالاتر ہے۔

سیدنا غوث اعظمؒ کی حقیقت حق تعالیٰ کی صفت دستگیری و فریادرسی ہے

یعنی سیدنا غوث اعظمؒ حق تعالیٰ کی صفتِ فریادرسی کی علامت ہیں اور آپ کی یہ حقیقت آپ کے جسمِ عنصری کے ظاہر ہونے سے بہت پہلے کی ہے جب سے کہ حق تعالےٰ کی صفت دستگیری کا عالم میں ظہور رہا۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ کَاشِفِ الۡغُمَّةِ ۔ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی خَیۡرِ الۡبَرِیَّةِ

(۱)

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی یَا غَوۡثُ الۡاَعۡظَمِ الۡمُسۡتَوۡحِشُ عَنۡ غَیۡرِ اللّٰهِ ۔ وَالۡمُسۡتَاۡنِسُ بِاللّٰهِ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا، یا غوثِ اعظم تم غیر اللہ سے متوحش رہو اور اللہ سے مانوس ہو،

(۲)

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی یَا غَوۡثُ الۡاَعۡظَمِ قُلۡتُ لَبَّیۡکَ یَا رَبَّ الۡغَوۡثِ، قَالَ کُلُّ طَوۡرٍ بَیۡنَ النَّاسُوۡتِ وَالۡمَلَکُوۡتِ فَهُوَ شَرِیۡعَةٌ ۔ وَکُلُّ طَوۡرٍ بَیۡنَ الۡمَلَکُوۡتِ وَ الۡجَبَرُوۡتِ فَهُوَ طَرِیۡقَةٌ ۔ وَکُلُّ طَوۡرٍ بَیۡنَ الۡجَبَرُوۡتِ وَ اللَّاهُوۡتِ فَهُوَ حَقِیۡقَةٌ ۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے غوثِ اعظم میں نے عرض کیا اے رب میں حاضر ہوں فرمایا جو طور طریق ناسوت و ملکوت کے درمیان میں ہے وہ شریعت ہے۔ جو طور ملکوت اور جبروت کے درمیان ہے وہ طریقت ہے اور جو طور طریق جبروت اور لاہوت کے درمیان ہے وہ حقیقت ہے۔

(۳)

ثُمَّ قَالَ لِیۡ یَا غَوۡثُ الۡاَعۡظَمِ مَا ظَهَرۡتُ فِیۡ شَیۡءٍ کَظُهُوۡرِیۡ فِی الۡاِنۡسَانِ

پھر مجھ سے فرمایا اے غوث اعظمؓ میں کسی شے میں ایسا ظاہر نہیں ہوا جیسا کہ انسان میں۔

(۴)

ثُمَّ سَاَلۡتُ یَا رَبِّ هَلۡ لَکَ مَکَانٌ، قَالَ لِیۡ یَا غَوۡثُ الۡاَعۡظَمِ اَنَا مُکَوِّنُ

الْمَكَانِ وَلَيْسَ لِيْ مَكَانٌ سِوَى الْاِنْسَانِ ۔

پھر میں نے سوال کیا اے رب تیرا کوئی مکان ہے۔ فرمایا اے غوث اعظم میں مکانوں کا پیدا کرنے والا ہوں اور انسان کے سوا کہیں میرا مکان نہیں؛

(۵)

ثُمَّ سَأَلْتُ یَا رَبِّ هَلْ لَكَ اَكْلٌ وَشُرْبٌ۔ قَالَ لِيْ يَا غَوْثَ الْاَعْظَمُ اَكْلُ الْفَقِيْرِ وَشُرْبُهٗ اَكْلِيْ وَشُرْبِيْ ۔

پھر میں نے دریافت کیا اے میرے رب کیا تیرے لئے کھانا پینا ہے۔ مجھ سے فرمایا اے غوث اعظم فقیر کا کھانا اور اس کا پینا میرا کھانا اور پینا ہے۔

(۶)

ثُمَّ سَأَلْتُ یَا رَبِّ مِنْ اَیِّ شَیْءٍ خَلَقْتَ الْمَلَائِكَةَ قَالَ لِيْ يَا غَوْثَ الْاَعْظَمُ خَلَقْتُ الْمَلَائِكَةَ مِنْ نُوْرِ الْاِنْسَانِ وَخَلَقْتُ الْاِنْسَانَ مِنْ نُوْرِيْ

پھر میں نے دریافت کیا اے رب تو نے فرشتوں کو کس چیز سے پیدا کیا۔ فرمایا اے غوث اعظم میں نے فرشتوں کی تخلیق انسان کے نور سے کی اور انسان کو اپنے نور سے پیدا کیا۔

(۷)

ثُمَّ قَالَ لِيْ يَا غَوْثَ الْاَعْظَمِ جَعَلْتُ الْاِنْسَانَ مَطِيَّتِيْ وَجَعَلْتُ سَائِرَ الْاَكْوَانِ مَطِيْعَةً لَّهٗ ۔

پھر مجھ سے فرمایا اے غوث الاعظم میں نے انسان کو اپنی سواری اور سارے اکوان کو انسان کی سواری بنایا۔

(۸)

ثُمَّ قَالَ لِی یَا غَوْثَ الْاَعْظَمِ نِعْمَ الطَّالِبُ اَنَا وَنِعْمَ الْمَطْلُوْبُ الْاِنْسَانُ وَنِعْمَ الرَّاکِبُ اَنَا وَنِعْمَ الْمَرْکُوْبُ الْاِنْسَانُ وَنِعْمَ الرَّاکِبُ الْاِنْسَانُ وَنِعْمَ الْمَرْکُوْبُ لَہٗ سَائِرُ الْاَکْوَانِ ـ

پھر مجھ سے فرمایا اے غوثِ اعظمؒ کیا ہی اچھا طالب ہوں میں اور کیا ہی اچھا مطلوب ہے انسان ۔ کیا ہی اچھا سوار ہوں میں اور کیا ہی اچھی سواری ہے اِنسان اور کیا ہی اچھا سوار ہے انسان کیا ہی اچھی سواری ہے جس کی سارا اکوان ۔

(۹)

ثُمَّ قَالَ لِی یَا غَوْثَ الْاَعْظَمِ الْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَاَنَا سِرُّہٗ ـ لَوْعَرَفَ الْاِنْسَانُ مَنْزِلَتَہٗ عِنْدِیْ لَقَالَ فِیْ کُلِّ نَفْسٍ مِّنَ الْاَنْفَاسِ لِمَنِ الْمُلْکُ الْیَوْمَ اِلَّا لِی ـ

پھر مجھ سے فرمایا اے غوث اعظم انسان میرا بھید ہے اور میں اس کا بھید ہوں ۔ اگر انسان جان لے جو اس کی منزلت میرے نزدیک ہے تو ہر ہر سانس میں کہے کہ آج کس کی بادشاہت ہے سوائے میرے ۔

(۱۰)

ثُمَّ قَالَ لِی یَا غَوْثَ الْاَعْظَمِ مَا اَکَلَ الْاِنْسَانُ شَیْئًا وَمَا شَرِبَ وَمَا قَامَ وَمَا قَعَدَ وَمَا نَطَقَ وَمَا صَمَتَ وَمَا فَعَلَ فِعْلًا وَمَا تَوَجَّہَ لِشَیْءٍ وَمَا غَابَ عَنْ شَیْءٍ اِلَّا وَاَنَا فِیْہِ سَاکِنُہٗ وَمُتَحَرِّکُہٗ ـ

پھر مجھ سے فرمایا اے غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ انسان کوئی چیز نہیں کھاتا نہ پیتا نہ کھڑا ہوتا نہ بیٹھتا نہ بولتا نہ سنتا نہ کوئی کام کرتا نہ کسی چیز کی طرف متوجہ ہوتا نہ اس سے بے رُخ ہوتا ہے

مگر یہ کہ اس میں مَیں ہوتا ہوں میں ہی اس کو ساکن رکھتا ہوں اور متحرک رکھتا ہوں

(۱۱)

ثُمَّ قَالَ لِی یَا غَوْثَ الْاَعْظَمْ جِسْمُ الْاِنْسَانِ وَ نَفْسُهٗ وَ قَلْبُهٗ وَ رُوْحُهٗ وَسَمْعُهٗ وَ بَصَرُهٗ وَ یَدُهٗ وَ رِجْلُهٗ وَ کُلُّ ذَالِکَ اَظْهَرْتُهٗ لَهٗ بِنَفْسِی لِنَفْسِی لَا هُوَ اِلَّا اَنَا وَلَا اَنَا غَیْرُهٗ۔

پھر مجھ سے فرمایا اے غوث اعظمؒ انسان کا جسم اس کا نفس اس کا قلب اس کی روح اس کے کان اور آنکھ اس کے ہاتھ اور پاؤں اور زبان ہر ایک کو میں نے ظاہر کیا۔ اپنی ذات سے اپنے لیے۔ وہ نہیں ہے مگر میں ہی ہوں میں اس کا غیر نہیں ہوں۔

(۱۲)

ثُمَّ قَالَ لِی یَا غَوْثَ الْاَعْظَمْ اِذَا رَاَیْتَ الْفَقِیْرَ الْمُحْتَرِقَ بِنَارِ الْفَقْرِ وَالْمُنْکَسِرَ بِکَثْرَةِ الْفَاقَةِ فَتَقَرَّبْ اِلَیْهِ لِاَنَّهٗ لَا حِجَابَ بَیْنِیْ وَ بَیْنَهٗ۔

پھر مجھ سے فرمایا اے غوث اعظمؒ جب تم کسی فقیر کو دیکھو کہ وہ فقر کی آگ میں جل گیا ہے اور فاقے کے اثر سے شکستہ ہو گیا ہے تو اس کا تقرب ڈھونڈو کیونکہ میرے اور اس کے درمیان کوئی حجاب نہیں۔

(۱۳)

ثُمَّ قَالَ لِی یَا غَوْثَ الْاَعْظَمْ لَا تَاْکُلْ طَعَامًا وَلَا تَشْرَبْ شَرَابًا وَلَا تَنَمْ نَوْمَةً اِلَّا عِنْدَ قَلْبٍ حَاضِرٍ وَعَیْنٍ نَاظِرٍ۔

پھر مجھ سے فرمایا اے غوث اعظم تم نہ کھانا کھاؤ نہ کچھ پیو اور نہ سوؤ مگر میرے ہی پاس حضور قلب اور چشم بینا کے ساتھ۔

۱۴

ثُمَّ قَالَ لِی یَاغَوْثَ الْاَعْظَمِ مَنْ حُرِمَ عَنْ سَفَرِیْ فِی الْبَاطِنِ اَبْتَلِیْ بِسَفَرِ الظَّاهِرِ وَلَمْ یَزْدَدْ اِلَّا بُعْدًا فِیْ سَفَرِ الظَّاهِرِ،

پھر مجھ سے فرمایا اے غوث اعظم جو باطن میں میری طرف سفر سے محروم رہا میں اس کو ظاہری سفر میں مبتلا کرتا ہوں اور اس کو میری طرف سے اور کچھ نہیں بجز اس کے کہ سفر ظاہری کے ذریعہ مزید دوری ہو۔

۱۵

ثُمَّ قَالَ لِی یَاغَوْثَ الْاَعْظَمِ الْاِتِّحَادُ حَالٌ لَا یُعَبَّرُ بِلِسَانِ الْمَقَالِ فَمَنْ آمَنَ بِهٖ قَبْلَ وُجُوْدِ الْحَالِ فَقَدْ کَفَرَ وَمَنْ اَرَادَ الْعِبَادَةَ بَعْدَ الْوُصُوْلِ فَقَدْ اَشْرَکَ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ۔

پھر مجھ سے فرمایا اے غوثِ اعظم (محبوب سے) یگانگت کی کیفیت ایسی ہے کہ زبانی باتوں سے بیان نہیں ہو سکتی۔ تو جس شخص نے حال کے وارد ہونے سے قبل اس کی تصدیق کر دی تو اس نے کفر کیا اور جس نے وصل کے بعد عبادت کا ارادہ کیا اس نے شرک کیا اللہ عظمت والے کے ساتھ۔

۱۶

ثُمَّ قَالَ لِی یَاغَوْثَ الْاَعْظَمِ مَنْ سَعِدَ بِالسَّعَادَةِ الْاَزَلِیَّةِ طُوْبٰی لَهٗ لَمْ یَکُنْ مَخْذُوْلًا اَبَدًا وَمَنْ شَقِیَ بِالشَّقَاوَةِ الْاَزَلِیَّةِ فَوَیْلٌ لَّهٗ لَمْ یَکُنْ مَقْبُوْلًا بَعْدَ ذَالِکَ قَطُّ۔

پھر مجھ سے فرمایا اے غوث اعظم جو کوئی ازلی سعادت سے سعید بن گیا تو اس کیلئے

طوبیٰ یعنی خوشی کا مقام ہے اس کے بعد وہ مردود نہیں ہوسکتا۔ اور جو کوئی ازلی شقاوت سے شقی بن گیا تو اس کے لیے ویل یعنی ہلاکت ہے اور اس کے بعد وہ کبھی مقبول نہیں ہوسکتا۔

۱۷

ثُمَّ قَالَ لِی یَا غَوْثَ الْاَعْظَمِ جَعَلْتُ الْفَقْرَ وَالْفَاقَةَ مَطِیَّةَ الْاِنْسَانِ فَمَنْ رَکِبَهَا فَقَدْ بَلَغَ الْمَنْزِلَ قَبْلَ اَنْ یَقْطَعَ الْمَنَازِلَ وَالْبَوَادِیْ

پھر مجھ سے فرمایا اے غوث اعظم میں نے فقر و فاقہ کی سواری بنائی ہے انسان کے لیے جو اس پر سوار ہوا منزلِ مقصود پر پہنچ گیا۔ قبل اس کے کہ وہ منازل اور جنگلوں کو قطع کرے۔

۱۸

ثُمَّ قَالَ لِی یَا غَوْثَ الْاَعْظَمِ لَوْ عَلِمَ الْاِنْسَانُ مَا کَانَ بَعْدَ الْمَوْتِ مَا تَمَنّٰی الْحَیَاةَ فِی الدُّنْیَا وَیَقُوْلُ بَیْنَ یَدَیَّ کُلَّ لَحْظَةٍ وَلَمْحَةٍ یَا رَبِّ اَمِتْنِیْ،

پھر مجھ سے فرمایا اے غوث اعظم اگر انسان جان لے کہ جو کچھ موت کے بعد ہوتا ہے تو ہرگز دنیوی زندگی کی تمنا نہ کرے اور ہر لحظہ اور ہر لمحہ یہ کہے کہ اے رب مجھ کو موت دے دے۔

۱۹

ثُمَّ قَالَ لِی یَا غَوْثَ الْاَعْظَمِ حُجَّةُ الْخَلَائِقِ عِنْدِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ الصُّمُّ الْبُکْمُ الْعُمْیُ ثُمَّ التَّحَسُّرُ وَالْبُکَاءُ وَفِی الْقَبْرِ کَذَالِکَ،

پھر مجھ سے فرمایا اے غوث اعظم خلائق کی حجت میرے نزدیک بروز قیامت بہرا گونگا اور اندھا ہونا ہے پھر حسرت اور گریہ اور قبر میں بھی ایسا ہی ہے۔

۲۰

ثُمَّ قَالَ لِي يَا غَوْثَ الْأَعْظَمِ الْمَحَبَّةُ بَيْنِي وَبَيْنَ الْمُحِبِّ وَالْمَحْبُوبِ فَإِذَا فَنَى الْمُحِبُّ عَنِ الْمَحَبَّةِ وَصَلَ بِالْمَحْبُوبِ۔

پھر مجھ سے فرمایا اے غوث اعظم محب اور محبوب کے درمیان محبت ایک پردہ ہے پس جب محب محبت سے فنا ہو جاتا ہے تو محبوب سے واصل ہو جاتا ہے۔

۲۱

ثُمَّ قَالَ لِي يَا غَوْثَ الْأَعْظَمِ رَأَيْتُ الْأَرْوَاحَ يَتَرَقَّصُونَ فِي قَوَالِبِهِمْ بَعْدَ قَوْلِي أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

پھر مجھ سے فرمایا اے غوث اعظم میں نے تمام ارواح کو دیکھا کہ وہ اپنے قالبوں میں ناچتی ہیں میرے قول الست بربکم کے بعد سے روز قیامت تک۔

۲۲

ثُمَّ قَالَ الْغَوْثُ رَأَيْتُ الرَّبَّ تَعَالَى وَقَالَ لِي يَا غَوْثَ الْأَعْظَمِ مَنْ سَأَلَنِي عَنِ الرُّؤْيَةِ بَعْدَ الْعِلْمِ فَهُوَ مَحْجُوبٌ بِعِلْمِ الرُّؤْيَةِ فَمَنْ ظَنَّ أَنَّ الرُّؤْيَةَ غَيْرُ الْعِلْمِ فَهُوَ مَغْرُورٌ بِرُؤْيَةِ اللهِ تَعَالَى

پھر حضرت غوث نے کہا میں نے رب تعالیٰ کو دیکھا اس نے مجھ سے کہا اے غوث اعظم جو کوئی علم کے بعد میری رویت کے متعلق پوچھے تو وہ علم رویت سے محجوب ہے اور جس نے بغیر علم کے رویت کے متعلق صرف گمان و قیاس کیا تو وہ حق تعالیٰ کی رویت

کے بارے میں دھوکے میں ہے۔

۲۳

ثُمَّ قَالَ لِی یَا غَوْثَ الْاَعْظَمِ مَنْ رَاٰنِی اسْتَغْنٰی عَنِ السُّؤَالِ فِی کُلِّ حَالٍ وَمَنْ لَمْ یَرَنِی فَلَا یَنْفَعُہُ السُّؤَالُ وَھُوَ مَحْجُوْبٌ بِالْمَقَالِ

پھر مجھ سے فرمایا اے غوث اعظم جس نے مجھے دیکھا وہ سوال سے بے نیاز ہو گیا ہر حال میں اور جو مجھے نہیں دیکھتا سوال سے اس کو کوئی فائدہ نہیں وہ تو سوال کی وجہ سے محجوب ہے۔

۲۴

ثُمَّ قَالَ لِی یَا غَوْثَ الْاَعْظَمِ لَیْسَ الْفَقِیْرُ عِنْدِی لَیْسَ لَہٗ شَیْءٌ بَلِ الْفَقِیْرُ الَّذِی لَہٗ اَمْرٌ فِی کُلِّ شَیْءٍ اِذَا قَالَ لِشَیْءٍ کُنْ فَیَکُوْنُ۔

پھر مجھ سے فرمایا اے غوث اعظم میرے نزدیک فقیر وہ نہیں ہے جس کے پاس کوئی چیز نہ ہو بلکہ فقیر وہ ہے جس کے لیے امر ہے ہر شے میں کہ جب اس شے کو کہے ہو جا تو وہ ہو جائے۔

۲۵

ثُمَّ قَالَ لِی لَا اُلْفَۃَ وَلَا نِعْمَۃَ فِی الْجِنَانِ بَعْدَ ظُھُوْرِی فِیْھَا وَلَا وَحْشَۃَ وَلَا حُرْقَۃَ فِی النَّارِ بَعْدَ خِطَابِی لِاَھْلِھَا۔

پھر مجھ سے فرمایا اے غوث اعظم جنت میں میرے ظہور کے بعد الفت اور نعمت نہیں رہیگی۔ اسی طرح دوزخ میں اہل دوزخ سے میرے خطاب کے بعد وحشت اور جلن نہیں رہیگی۔

۲۶

ثُمَّ قَالَ لِي يَا غَوْثَ الْأَعْظَمِ أَنَا أَكْرَمُ مِنْ كُلِّ كَرِيْمٍ وَأَنَا أَرْحَمُ مِنْ كُلِّ رَحِيْمٍ۔

پھر مجھ سے فرمایا اے غوث اعظم میں کریم ہوں ہر کریم سے بڑھ کر اور رحیم ہوں ہر رحیم سے بڑھ کر۔

۲۷

ثُمَّ قَالَ لِي يَا غَوْثَ الْأَعْظَمِ نَمْ عِنْدِي لَا كَنَوْمِ الْعَوَامِ تَرَنِي، فَقُلْتُ يَا رَبِّ كَيْفَ أَنَامُ عِنْدَكَ قَالَ بِخُمُوْدِ الْجِسْمِ عَنِ اللَّذَّاتِ وَخُمُوْدِ النَّفْسِ عَنِ الشَّهَوَاتِ۔ وَخُمُوْدُ الْقَلْبِ عَنِ الْخَطَرَاتِ۔ وَخُمُوْدِ الرُّوْحِ عَنِ اللَّحَظَاتِ۔ فِي فَنَاءِ ذَاتِكَ فِي الذَّاتِ۔

پھر مجھ سے فرمایا اے غوث اعظم تو میرے پاس سو جا۔ عوام کی نیند کی طرح نہیں۔ پھر تو مجھے دیکھے گا۔ تو میں نے عرض کی اے پروردگار میں تیرے پاس کیسے سوؤں، فرمایا جسم کو لذتوں سے بجھانے کے ساتھ اور نفس کو شہوتوں سے بجھانے کے ساتھ اور دل کو خطرات سے بجھانے کے ساتھ اور روح کو انتظار سے ٹھنڈا کرنے کے ساتھ۔ ذات میں تیری ذات کے فنا ہونے میں۔

۲۸

ثُمَّ قَالَ لِي يَا غَوْثَ الْأَعْظَمِ قُلْ لِأَصْحَابِكَ وَأَحْبَابِكَ مَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ جَنَابِي فَعَلَيْهِ بِاخْتِيَارِ الْفَقْرِ فَإِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَلَا ثَمَّ إِلَّا أَنَا۔

پھر مجھ سے فرمایا اے غوث اعظم اپنے دوست احباب سے کہہ دو کہ تم میں سے جو ارادہ کرے

میری حضوری کا تو وہ فقر اختیار کرے۔ فقر جب تمام ہوجاتا ہے تو وہ نہیں رہتے سوائے میرے

٢٩

ثُمَّ قَالَ لِی یَا غَوْثَ الْاَعْظَمِ طُوبٰی لَکَ اِنْ کُنْتَ رَؤُفًا عَلٰی بَرِیَّتِیْ وَطُوبٰی لَکَ اِنْ کُنْتَ غَفُوْرًا لِبَرِیَّتِیْ۔

پھر مجھ سے فرمایا اے غوث اعظم تیرے لیے طوبےٰ یعنی خوشخبری ہے اگر تو میری مخلوق پر مہربانی کرے اور طوبےٰ یعنی خوشخبری ہے اگر تو میری مخلوق کو معاف کرے۔

٣٠

ثُمَّ قَالَ لِی یَا غَوْثَ الْاَعْظَمِ قُلْ لِاَحْبَابِكَ وَاَصْحَابِكَ اِغْتَنِمُوْا دَعْوَةَ الْفُقَرَاءِ فَاِنَّهُمْ عِنْدِیْ وَاَنَا عِنْدَهُمْ،

پھر مجھ سے فرمایا اے غوث اعظم اپنے احباب واصحاب کو کہہ دو فقراء کی دعا کو غنیمت سمجھو کیونکہ وہ میرے نزدیک ہیں اور میں ان کے نزدیک ہوں۔

٣١

ثُمَّ قَالَ لِی یَا غَوْثَ الْاَعْظَمِ اَنَا مَاْوٰی کُلِّ شَیْءٍ وَمَسْکَنُهٗ وَمَنْظَرُهٗ وَاِلَیَّ الْمَصِیْرُ۔

پھر مجھ سے فرمایا اے غوث اعظم میں ہر چیز کا اصل ہوں اور اس کا مسکن اور اس کا منظر اور ہر چیز میری طرف لوٹنے والی ہے۔

٣٢

ثُمَّ قَالَ لِی یَا غَوْثَ الْاَعْظَمِ لَا تَنْظُرْ اِلَی الْجَنَّةِ وَمَا فِیْهَا تَرَانِیْ بِلَا وَاسِطَةٍ وَلَا تَنْظُرْ اِلَی النَّارِ وَمَا فِیْهَا تَرَانِیْ بِلَا وَاسِطَةٍ۔

پھر مجھ سے فرمایا اے غوث اعظم جنت اور جو کچھ اس میں ہے اس کی طرف نہ دیکھو تو مجھے دیکھ لوگے بلا واسطہ۔ اور دوزخ اور جو کچھ اس میں ہے اس کی طرف نہ دیکھو تو مجھے بلا واسطہ دیکھ لوگے۔

۳۳

ثُمَّ قَالَ لِی یَاغَوْثَ الاعظَمِ اَھْلُ الْجَنَّۃِ مَشْغُوْلُوْنَ بِالْجَنَّۃِ وَ اَھْلُ النَّارِ مَشْغُوْلُوْنَ بِیْ۔

پھر مجھ سے فرمایا اے غوث اعظم اہل جنت جنت سے مشغول ہیں اور اہل دوزخ مجھ سے مشغول ہیں۔

۳۴

ثُمَّ قَالَ لِی یَاغَوْثَ الْاَعْظَمِ بَعْضُ اَھْلِ الْجَنَّۃِ یَتَعَوَّذُوْنَ مِنَ النَّعِیْمِ کَاَھْلِ النَّارِ یَتَعَوَّذُوْنَ مِنَ الْجَحِیْمِ

پھر مجھ سے فرمایا اے غوث اعظم بعض اہل جنت جنت سے پناہ مانگیں گے جس طرح اہل دوزخ دوزخ سے پناہ مانگتے ہیں۔

۳۵

ثُمَّ قَالَ لِی یَاغَوْثَ الْاَعْظَمِ مَنْ شُغِلَ بِسِوَائِیْ کَانَ لِصَاحِبِہٖ زُنَّارًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔

پھر مجھ سے فرمایا اے غوث اعظم جو میرے سوا، کسی شے کے ساتھ مشغول ہوا قیامت کے روز وہ شے اس کے لیے زنار ثابت ہوگی۔

۳۶

ثُمَّ قَالَ لِی یَا غَوْثَ الْاَعْظَمِ اَھْلُ الْقُرْبَةِ یَسْتَغِیْثُوْنَ مِنَ الْقُرْبَةِ کَمَا اَنَّ اَھْلُ الْبُعْدِ یَسْتَغِیْثُوْنَ مِنَ الْبُعْدِ۔

پھر مجھ سے فرمایا اے غوثِ اعظم اہلِ قرب فریاد کرتے ہیں قربت سے جس طرح اہلِ بعد فریاد کرتے دوری سے۔

۳۷

ثُمَّ قَالَ لِی یَا غَوْثَ الْاَعْظَمِ اِنَّ لِی عِبَادًا سِوَی الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ لَا یَطَّلِعُ عَلٰی اَحْوَالِھِمْ اَحَدٌ مِنْ اَھْلِ الدُّنْیَا وَلَا اَحَدٌ مِنْ اَھْلِ الْاٰخِرَةِ وَلَا اَحَدٌ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّةِ وَلَا اَحَدٌ مِنْ اَھْلِ النَّارِ وَلَا مَالِكٌ وَلَا رِضْوَانُ وَلَا جَعَلْتُھُمْ لِلْجَنَّةِ وَلَا لِلنَّارِ وَلَا لِلثَّوَابِ وَلَا لِلْعِقَابِ وَلَا لِلْحُوْرِ وَلَا لِلْقُصُوْرِ وَلَا لِلْغِلْمَانِ فَطُوْبٰی لِمَنْ اٰمَنَ بِھِمْ وَاِنْ لَمْ یَعْرِفْھُمْ ثُمَّ قَالَ لِی یَا غَوْثَ الْاَعْظَمِ وَاَنْتَ مِنْھُمْ وَمِنْ عَلَامَاتِھِمْ فِی الدُّنْیَا اَجْسَامُھُمْ مُحْتَرِقَةٌ مِنْ قِلَّةِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَنُفُوْسُھُمْ مُحْتَرِقَةٌ عَنِ الشَّھَوَاتِ وَقُلُوْبُھُمْ مُحْتَرِقَةٌ عَنِ الْخَطَرَاتِ وَاَرْوَاحُھُمْ مُحْتَرِقَةٌ عَنِ اللَّحَظَاتِ وَھُمْ اَصْحَابُ الْبَقَاءِ الْمُحْتَرِقِیْنَ بِنُوْرِ اللِّقَاءِ۔

پھر مجھ سے فرمایا اے غوث اعظم میرے بعض بندے سوائے انبیاء و مرسلین کے ایسے ہیں کہ ان کے احوال سے کوئی بھی واقف نہیں اہلِ دنیا سے اور نہ کوئی اہلِ جنت سے اور نہ کوئی اہلِ دوزخ سے اور نہ مالک اور نہ رضوان اور میں نے نہ ان کو جنت کے لیے پیدا کیا، اور نہ دوزخ کے لیے اور نہ ثواب کے لیے اور نہ عقاب کے لیے اور نہ حور کے لیے اور

قصور کے لیے اور نہ غلمان کے لیے۔ پس خوشی ہے ان کے لیے جو ان پر ایمان لائیں، اگرچہ وہ پہچانیں نہیں۔ پھر فرمایا اے غوث اعظم تم انہیں میں سے ہو اور ان کی علامات دنیا میں یہ ہیں کہ ان کے جسم کم کھانے پینے کی وجہ سے جلتے ہیں اور ان کے نفوس خواہشات کے پرہیز سے جلتے ہیں۔ اور ان کے قلوب خطرات سے احتراز سے جلتے ہیں اور ان کی ارواح لحظات سے جلتی ہیں وہ اصحابِ بقا ہیں جو نورِ بقا سے جلتے ہیں۔

۳۸

ثُمَّ قَالَ لِی یَا غَوْثَ الْاَعْظَمِ اِذَا جَاءَ لَکَ عَطْشَانٌ فِی یَوْمٍ شَدِیْدِ الْحَرِّ وَ اَنْتَ صَاحِبُ الْمَاءِ الْبَارِدِ وَ لَیْسَ لَکَ حَاجَةٌ بِالْمَاءِ فَلَوْ کُنْتَ تَمْنَعُهُ فَاَنْتَ اَبْخَلُ الْبَاخِلِیْنَ۔ فَکَیْفَ اَمْنَعُهُمْ مِنْ رَحْمَتِیْ وَ اَنَا سَجَّلْتُ عَلٰی نَفْسِیْ بِاَنِّیْ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ۔

پھر فرمایا اے غوث اعظم جب تمہارے پاس پیاسے آئیں ایسے دن کہ سخت گرمی ہو اور تمہارے پاس ٹھنڈا پانی ہو اور تم کو پانی کی ضرورت نہ ہو پس اگر تم نے پانی دینے سے انکار کیا تو تم بخیلوں کے بخیل ہو گے پس میں ان کو کس طرح محروم رکھ سکتا ہوں اپنی رحمت سے حالانکہ میں نے اپنی شہادت دی اپنے نفس پر کہ میں ارحم الراحمین ہوں۔

۳۹

ثُمَّ قَالَ لِی یَا غَوْثَ الْاَعْظَمِ مَا بَعُدَ عَنِّیْ اَحَدٌ مِنْ اَهْلِ الْمَعَاصِیْ وَمَا قَرُبَ اَحَدٌ مِنِّیْ مِنْ اَهْلِ الطَّاعَاتِ۔

پھر مجھ سے فرمایا اے غوث اعظم گناہگاروں میں سے کوئی مجھ سے دور نہیں ہوتا، اور

فرمانبرداروں میں سے کوئی مجھ سے قریب نہیں ہوتا۔

۴۰

ثُمَّ قَالَ لِی یَا غَوْثَ الْاَعْظَمِ لَوْ قَرُبَ مِنِّی اَحَدٌ لَکَانَ مِنْ اَھْلِ الْمَعَاصِی لِاَنَّھُمْ اَصْحَابُ الْعِجْزِ وَالنَّدَمِ۔

پھر مجھ سے فرمایا اے غوث اعظم اگر مجھ سے کوئی قریب ہوگا تو وہ گناہگاروں میں سے ہوگا۔ کیونکہ گناہگار عاجزی اور پشیمانی والے ہیں۔

۴۱

ثُمَّ قَالَ لِی یَا غَوْثَ الْاَعْظَمِ اَلْعِجْزُ مَنْبَعُ الْاَنْوَارِ وَالْعُجْبُ مَنْبَعُ الظُّلْمَۃِ۔

پھر مجھ سے فرمایا اے غوث اعظم عاجزی انوار کا منبع ہے اور خودپسندی ظلمت (تاریکی) کا منبع ہے۔

۴۲

ثُمَّ قَالَ لِی یَا غَوْثَ الْاَعْظَمِ اَھْلُ الْمَعَاصِی مَحْجُوْبُوْنَ بِالْمَعَاصِی وَاَھْلُ الطَّاعَاتِ مَحْجُوْبُوْنَ بِالطَّاعَاتِ وَلِی وَرَاءَھُمْ قَوْمٌ آخَرُوْنَ لَیْسَ لَھُمْ غَمُّ الْمَعَاصِی وَلَا ھَمُّ الطَّاعَاتِ۔

پھر مجھ سے فرمایا اے غوثِ اعظم اہلِ معاصی اپنے گناہوں کی وجہ سے محجوب ہیں اور اہلِ طاعت اپنی طاعت کی وجہ سے محجوب ہیں اور میرا ایک گروہ ہے ان کے علاوہ جن کو نہ معاصی کا غم ہے اور نہ طاعت کی فکر۔

۴۳

ثُمَّ قَالَ لِي يَا غَوْثَ الْاَعْظَمِ بَشِّرِ الْمُذْنِبِيْنَ بِالْفَضْلِ وَ الْكَرَمِ وَبَشِّرِ الْمُعْجِبِيْنَ بِالْعَدْلِ وَ النِّقَمِ۔

پھر مجھ سے فرمایا اے غوث اعظم گناہگاروں کو فضل و کرم کی خوشخبری سناؤ اور خود پسندوں کو انصاف اور عتاب کی خوشخبری سناؤ۔

۴۴

ثُمَّ قَالَ لِي يَا غَوْثَ الْاَعْظَمِ اَهْلُ الطَّاعَةِ يَذْكُرُوْنَ النَّعِيْمَ۔ اَهْلُ الْعِصْيَانِ يَذْكُرُوْنَ الرَّحِيْمَ۔

پھر مجھ سے فرمایا اے غوث اعظم طاعت والے یاد کرتے ہیں نعمتوں کو اور گنہگار یاد کرتے ہیں رحم فرمانے والے کو۔

۴۵

ثُمَّ قَالَ لِي يَا غَوْثَ الْاَعْظَمِ اَنَا قَرِيْبٌ اِلَى الْعَاصِي بَعْدَ مَا يَفْرُغُ مِنَ الْعِصْيَانِ وَ اَنَا بَعِيْدٌ مِنَ الْمُطِيْعِ اِذَا فَرَغَ مِنَ الطَّاعَاتِ۔

پھر مجھ سے فرمایا اے غوث اعظم میں قریب ہوں عاصی کے جب وہ گناہوں سے فارغ ہوجائے اور میں دور ہوں طاعت گزار سے جب وہ طاعت سے فارغ ہوجائے۔

۴۶

ثُمَّ قَالَ لِي يَا غَوْثَ الْاَعْظَمِ خَلَقْتُ الْعَوَامَ فَلَمْ يُطِيْقُوْا نُوْرَ بَهَائِي فَجَعَلْتُ بَيْنِي وَ بَيْنَهُمْ حِجَابَ الظُّلْمَةِ وَخَلَقْتُ الْخَوَاصَّ فَلَمْ يُطِيْقُوْا مُجَاوَرَتِي فَجَعَلْتُ الْاَنْوَارَ بَيْنِي وَ بَيْنَهُمْ حِجَابًا۔

پھر مجھ سے فرمایا اے غوث اعظم میں نے عوام کو پیدا فرمایا تو وہ میرے حسن کی چمک برداشت نہ کر سکے تو میں نے اپنے اور ان کے درمیان ظلمت کا پردہ ڈال دیا اور میں نے خواص کو پیدا فرمایا تو وہ میرا قرب برداشت نہ کر سکے تو میں نے اپنے اور ان کے درمیان انوار کا پردہ ڈال دیا۔

۴۷

ثُمَّ قَالَ لِي يَا غَوْثَ الْأَعْظَمِ قُلْ لِأَصْحَابِكَ مَنْ أَرَادَ مِنْهُمْ أَنْ يَصِلَ إِلَيَّ فَعَلَيْهِ بِالْخُرُوجِ عَنْ كُلِّ شَيْءٍ سِوَائِي

پھر مجھ سے فرمایا اے غوث اعظم اپنے دوستوں سے کہدو جو ان میں سے میری طرف پہنچنے کا ارادہ کرتا ہے کہ وہ میرے سوا ہر چیز کو چھوڑ دے۔

۴۸

ثُمَّ قَالَ لِي يَا غَوْثَ الْأَعْظَمِ اُخْرُجْ عَنْ عُقْبَةِ الدُّنْيَا تَصِلْ بِالْآخِرَةِ وَاخْرُجْ عَنْ عُقْبَةِ الْآخِرَةِ تَصِلْ إِلَيَّ

پھر مجھ سے فرمایا اے غوث اعظم دنیا کی جزا چھوڑ دو آخرت کو پالو گے اور آخرت کی جزا چھوڑ دو مجھ تک پہنچ جاؤ گے۔

۴۹

ثُمَّ قَالَ لِي يَا غَوْثَ الْأَعْظَمِ اُخْرُجْ عَنِ الْأَجْسَامِ وَالنُّفُوْسِ ثُمَّ اُخْرُجْ عَنِ الْقُلُوْبِ وَالْأَرْوَاحِ ثُمَّ اُخْرُجْ مِنَ الْحُكْمِ وَالْأَمْرِ تَصِلْ إِلَيَّ فَقُلْتُ يَا رَبِّ أَيُّ صَلَاةٍ أَقْرَبُ إِلَيْكَ قَالَ الصَّلَاةُ الَّتِي لَيْسَ فِيْهَا سِوَائِي وَالْمُصَلِّي عَنْهَا غَائِبٌ۔ ثُمَّ قُلْتُ أَيُّ صَوْمٍ أَفْضَلُ عِنْدَكَ قَالَ الصَّوْمُ الَّذِي لَيْسَ

سِوَائِیْ وَالصَّائِمُ عَنْهُ غَائِبٌ۔ ثُمَّ قُلْتُ اَیُّ عَمَلٍ اَفْضَلُ عِنْدَكَ قَالَ الْعَمَلُ الَّذِیْ لَیْسَ فِیْهِ سِوَائِیْ مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَصَاحِبُهُ عَنْهُ غَائِبٌ۔ ثُمَّ قُلْتُ اَیُّ بُکَاءٍ اَفْضَلُ عِنْدَكَ قَالَ بُکَاءُ الضَّاحِکِیْنَ ثُمَّ قُلْتُ اَیُّ ضِحْكٍ عِنْدَكَ اَفْضَلُ قَالَ ضِحْكُ الْبَاکِیْنَ۔ ثُمَّ قُلْتُ اَیُّ تَوْبَةٍ اَفْضَلُ عِنْدَكَ قَالَ تَوْبَةُ الْمَعْصُوْمِیْنَ۔ ثُمَّ قُلْتُ اَیُّ عِصْمَةٍ اَفْضَلُ عِنْدَكَ قَالَ عِصْمَةُ التَّائِبِیْنَ۔

پھر مجھ سے فرمایا اے غوثِ اعظم نکل جاؤ اجسام سے اور نفوس سے پھر نکل جاؤ قلوب سے اور ارواح سے پھر نکل جاؤ حکم سے اور امر سے تاکہ مجھ سے ملو پس میں نے کہا اے رب کونسی نماز تجھ سے بہت قریب ہے فرمایا کہ وہ نماز جس میں میرے سوا کوئی نہ ہو اور نمازی خود اس سے غائب ہو۔ پھر میں نے دریافت کیا کہ کونسا روزہ تیرے نزدیک افضل ہے فرمایا وہ روزہ جس میں سوائے میرے کوئی نہ ہو اور روزہ دار خود بھی اس سے غائب ہو پھر میں نے عرض کیا کونسا عمل تیرے نزدیک افضل ہے فرمایا وہ عمل جس میں میرے سوا کوئی نہ ہو نہ جنت نہ دوزخ بلکہ صاحب عمل بھی اس سے غائب ہو۔ پھر میں نے عرض کیا تیرے نزدیک کونسا گریہ افضل ہے فرمایا کہ ہنسنے والوں کا رونا۔ پھر میں نے عرض کیا کونسی ہنسی تیرے نزدیک افضل ہے فرمایا رونے والوں کی ہنسی۔ پھر میں نے عرض کیا کہ کونسی توبہ تیرے نزدیک افضل ہے فرمایا بے گناہ بندوں کی توبہ۔ پھر میں نے عرض کیا کونسی بے گناہی تیرے نزدیک افضل ہے۔ فرمایا کہ توبہ کرنے والوں کی بے گناہی۔

۵۰

ثُمَّ قَالَ لِیْ یَا غَوْثَ الْاَعْظَمِ لَیْسَ لِصَاحِبِ الْعِلْمِ عِنْدِیْ سَبِیْلٌ اِلَّا

بَعْدَ اِنْکَارِہٖ لِاَنَّہٗ لَوْ تَرَکَ الْعِلْمَ عِنْدَہٗ صَارَ شَیْطَانًا۔

پھر مجھ سے فرمایا اے غوثِ اعظم صاحب علم کے لیے اس کے علم کے ذریعہ میری طرف کوئی راستہ نہیں مگر علم کے انکار کے بعد کیونکہ وہ جب علم کو اس کے پاس چھوڑ دیتا ہے تو وہ شیطان ہو جاتا ہے۔

۵۱

قَالَ الْغَوْثُ رَاَیْتُ عَزَّ سُلْطَانُہٗ فَسَأَلْتُہٗ یَا رَبِّ مَا مَعْنَی الْعِشْقِ قَالَ الْعِشْقُ حِجَابٌ بَیْنَ الْعَاشِقِ وَالْمَعْشُوْقِ،

حضرت غوث نے فرمایا کہ میں نے ربّ العزت کو دیکھا پس میں نے دریافت کیا۔ اے رب عشق کے کیا معنی ہیں، فرمایا عشق حجاب ہے عاشق و معشوق کے درمیان۔

۵۲

ثُمَّ قَالَ لِیْ یَا غَوْثَ الْاَعْظَمِ اِذَا اَرَدْتَ التَّوْبَۃَ فَعَلَیْکَ بِاِخْرَاجِ ھَمِّ الذَّنْبِ عَنِ النَّفْسِ ثُمَّ بِاِخْرَاجِ الْخَطَرَاتِ عَنِ الْقَلْبِ تَصِلُ اِلَیَّ وَ اِلَّا فَاَنْتَ مِنَ الْمُسْتَھْزِئِیْنَ،

پھر مجھ سے فرمایا اے غوث اعظم جب تم نے ارادہ کر لیا توبہ کا تو تم پر لازم ہو گیا وساوس نفسانی اور خطراتِ قلبی سے باہر نکل جاؤ اور مجھ سے مل جاؤ ورنہ تم دل لگی کرنے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔

۵۳

ثُمَّ قَالَ لِیْ یَا غَوْثَ الْاَعْظَمِ اِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَدْخُلَ حَرَمِیْ فَلَا تَلْتَفِتْ بِالْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ وَلَا بِالْجَبَرُوْتِ لِاَنَّ الْمُلْکَ شَیْطَانُ الْعَالِمِ وَالْمَلَکُوْۃُ

شَیْطَانُ الْعَارِفِ وَالْجَبْرُوْتَ شَیْطَانُ الْوَاقِفِ فَمَنْ رَضِیَ بِوَاحِدٍ مِنْهَا فَهُوَ عِنْدِیْ مِنَ الْمَطْرُوْدِیْنَ۔

پھر مجھ سے فرمایا اے غوثِ اعظم جب تم نے ارادہ کر لیا میرے حرم میں داخل ہونے کا تو التفات نہ کرو ملک کی طرف اور نہ ملکوت کی طرف اور نہ جبروت کی طرف کیونکہ ملک شیطان ہے عالم کے لیے، اور ملکوت شیطان ہے عارف کے لیے اور جبروت شیطان ہے واقف کے لیے۔ پس جو راغب ہوا ان میں سے کسی کی طرف وہ میرے نزدیک مردودوں میں سے ہے۔

۵۴

ثُمَّ قَالَ لِیْ یَا غَوْثَ الْاَعْظَمِ الْمُجَاهَدَةُ بَحْرٌ مِنَ الْمُشَاهَدَةِ وَحِیْتَانُهُ الْوَاقِفُوْنَ فَمَنْ اَرَادَ الدُّخُوْلَ فِیْ بَحْرِ الْمُشَاهِدَةِ فَعَلَیْهِ بِاخْتِیَارِ الْمُجَاهَدَةِ لِاَنَّ الْمُجَاهَدَةَ بَذْرُ الْمُشَاهَدَةِ۔

پھر مجھ سے فرمایا اے غوث اعظم مجاہدہ مشاہدہ کے سمندروں کا ایک سمندر ہے اور واقفیت رکھنے والے اس کی مچھلیاں ہیں پس جس نے ارادہ کیا بحرِ مشاہدہ میں داخل ہونے کا اسے لازم ہے کہ مجاہدہ اختیار کرے کیونکہ مجاہدہ بیج ہے مشاہدے کا۔

۵۵

ثُمَّ قَالَ لِیْ یَا غَوْثَ الْاَعْظَمِ لَابُدَّ لِلطَّالِبِیْنَ مِنَ الْمُجَاهَدَةِ کَمَا لَا بُدَّ لَهُمْ مِنِّیْ،

پھر مجھ سے فرمایا اے غوثِ اعظم طالبوں کے لیے مجاہدہ اسی طرح ضروری ہے جیسے ان کے لیے میری ذات ضروری ہے۔

۵۶

ثُمَّ قَالَ لِي يَا غَوْثَ الْاَعْظَمِ إِنَّ أَحَبَّ الْعِبَادِ إِلَيَّ عَبْدِي الَّذِي كَانَ لَهُ وَالِدٌ وَوَلَدٌ وَقَلْبُهُ فَارِغٌ مِنْهُمَا بِحَيْثُ لَوْ مَاتَ لَهُ الْوَالِدُ فَلَا يَكُونُ لَهُ حُزْنٌ بِمَوْتِ الْوَالِدِ وَلَوْ مَاتَ لَهُ الْوَلَدُ فَلَا يَكُونُ لَهُ هَمُّ الْوَلَدِ فَإِذَا بَلَغَ الْعَبْدُ هٰذِهِ الْمَنْزِلَةَ فَهُوَ عِنْدِي بِلَا وَالِدٍ وَبِلَا وَلَدٍ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا اَحَدٌ۔

پھر مجھ سے فرمایا اے غوث اعظم میرے نزدیک سب سے زیادہ محبت والا بندہ وہ ہے جس کا والد ہو اور اولاد ہو اور اس کا قلب ان دونوں سے فارغ ہو اس حیثیت میں اگر اس کا والد مرجائے تو اس کو والد کی موت کا غم نہ ہو اور اگر اس کی اولاد مرجائے تو اولاد کی موت کا اس کو غم نہ ہو جب اس درجہ پر بندہ پہنچے تو میرے پاس بغیر والد اور بغیر اولاد کے ہوگا جس کا کوئی قرابت دار نہیں۔

۵۷

ثُمَّ قَالَ لِي يَا غَوْثَ الْاَعْظَمِ مَنْ يَذُقْ فَنَاءَ الْوَالِدِ بِمَحَبَّتِي وَفَنَاءَ الْوَلَدِ بِمَوَدَّتِي لَمْ يَجِدْ لَذَّةَ الْوَحْدَانِيَّةِ وَالْفَرْدَانِيَّةِ۔

پھر مجھ سے فرمایا اے غوث اعظم جو شخص مزہ نہ چکھے والد کی فنا کا میری محبت میں اور اولاد کی فنا کا میری مودت یعنی دوستی میں تو اس کے لئے وحدانیت اور فردانیت کی کوئی لذت نہیں۔

۵۸

ثُمَّ قَالَ لِی یَا غَوثَ الْاَعْظَمِ اِذَا اَرَدْتَ اَنْ تَنْظُرَ اِلَیَّ فِی مَحَلٍّ فَاخْتَرْ قَلْباً فَارِغاً عَنْ سِوَائِی ۔ فَقُلْتُ یَا رَبِّ وَمَا عِلْمُ الْعِلْمِ ۔ قَالَ عِلْمُ الْعِلْمِ هُوَ الْجَهْلُ عَنِ الْعِلْمِ ۔

پھر مجھ سے فرمایا اے غوث اعظم جب تم ارادہ کرو مجھے دیکھنے کا کسی مقام میں تو قلب کو منتخب کر لو جو میرے غیر سے پاک ہو۔ پس میں نے عرض کیا اے رب علم کا علم کیا ہے۔ فرمایا علم کا علم اس علم سے جاہل ہو جانا ہے۔

۵۹

ثُمَّ قَالَ لِی یَا غَوثَ الْاَعْظَمِ طُوبٰی لِعَبْدٍ مَالَ قَلْبُهٗ اِلَی الْمُجَاهَدَةِ وَوَیْلٌ لِعَبْدٍ مَالَ قَلْبُهٗ اِلَی الشَّهْوَاتِ ۔

پھر مجھ سے فرمایا اے غوث اعظم خوشی ہے اس بندے کے لیے جس کا قلب مجاہدے کی طرف مائل ہو اور اس بندے کے لیے ویل ہے جس کا قلب شہوات کی طرف مائل ہو گیا۔

۶۰

قَالَ الْغَوثُ سَاَلْتُ الرَّبَّ تَعَالٰی عَنِ الْمِعْرَاجِ قَالَ هُوَ الْعُرُوجُ عَنْ کُلِّ شَیْءٍ سِوَائِی وَکَمَالُ الْمِعْرَاجِ مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی ۔

حضرت غوثؒ نے فرمایا کہ میں نے رب تعالیٰ سے معراج کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ وہ عروج ہے ہر شے سے سوائے میرے اور معراج کا کمال یہ ہے کہ نہ آنکھ جھپکے اور نہ بے راہ ہو۔

۶۱

ثُمَّ قَالَ لِیْ یَاغَوْثَ الْاَعْظَمِ لَاصَلَاۃَ لِمَنْ لَامِعْرَاجَ لَہٗ عِنْدِیْ

پھر مجھ سے فرمایا اے غوث اعظم اس کی نماز ہی نہیں جس کی معراج نہ ہو میری طرف۔

۶۲

ثُمَّ قَالَ لِیْ یَاغَوْثَ الْاَعْظَمِ اَلْمَحْرُوْمُ عَنِ الصَّلٰوۃِ ھُوَ الْمَحْرُوْمُ عَنِ الْمِعْرَاجِ عِنْدِیْ۔

پھر مجھ سے فرمایا اے غوث اعظم جو نماز سے محروم ہے وہ میری طرف معراج سے محروم ہے۔

شرحِ رسالہ غوثیہ

ذیل میں صرف اُن الہامات کی تشریح بیان کی گئی ہے جن کا معنی اور مفہوم واضح کرنے کی ضرورت محسوس کی گئی۔

۲

یعنی عالم ناسوت سے ترقی کرکے عالمِ ملکوت تک پہنچنے کا طور طریقہ شریعت کی اتباع ہے۔ عالمِ ناسوت کی صفات صفاتِ بشری ہیں۔ عالمِ ملکوت کی صفات صفاتِ ملکوتی ہیں۔ لہٰذا بشری صفات کو فنا کرکے ملکوتی صفات کو اختیار کرنے کے لیے شریعت کی اتباع لازمی ہے۔ پھر عالمِ ملکوت سے مزید ترقی کرکے عالم جبروت یعنی عالم صفات الٰہی کی طرف ترقی کا طور طریقہ طریقت کے اصولوں پر عمل یعنی مجاہدہ و ریاضت تعلوانے ہے۔ جب بندہ اس مقام پر ترقی کر جاتا ہے تو صفاتِ الٰہی یعنی اخلاقِ الٰہی سے متصف ہو جاتا ہے۔ ملائکہ کو بھی پیچھے چھوڑ جاتا ہے اور تخلّقوا باخلاق اللہ کا مصداق بن جاتا ہے اور پھر مزید ترقی کرکے عالمِ لاہوت لامکان یعنی ذاتِ الٰہی سے واصل ہو جاتا ہے اور یہی طریقہ حقیقت کہلاتا ہے کیونکہ بندہ اس مقام پر پہنچ کر حقیقت الحقائق کو پا لیتا ہے۔

۳

اللہ تعالےٰ کی سات صفات امہات الصفات کہلاتی ہیں، حیات، علم، ارادہ، قدرت، سمع، بصر اور کلام، حق تعالےٰ نے انسان کو اپنی اِن صفات کا کامل مظہر بنایا۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ حق تعالےٰ

نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا فرمایا۔"
آدم سے مراد انسان اور صورت سے مندرجہ بالا صفات کا مظہر اور آئینہ مراد ہے۔ اسی لیے فرمایا کہ میں کسی شے میں ایسا ظاہر نہیں ہوا جیسا کہ انسان میں۔

۴

اللہ تعالیٰ نے انسان کو ہی ایسا بنایا ہے کہ امانت الٰہی کے بار کو اٹھانے کے قابل ہوا جبکہ اس امانت کو اٹھانے سے زمین و آسمان اور پہاڑوں نے معذوری ظاہر کر دی۔ اور انسان میں قلب ہی وہ عجیب مکان ہے جس میں تجلیاتِ ربانی سما سکتی ہیں ورنہ طور جیسا پہاڑ بھی ایک پرتو تجلی سے ریزہ ریزہ ہو گیا، اسی لیے اللہ نے حضرت غوث سے فرمایا کہ انسان کے سوا کہیں میرا مکان نہیں۔

۵

فقیر کے کھانے پینے کو اللہ تعالیٰ نے اپنے کھانے پینے سے تعبیر دی ہے۔ یہاں فقیر سے مراد وہ شخص ہے جو مقامِ فقر کا مالک ہو اور جو مقامِ فقر کا مالک ہے وہ واصل باللہ ہے اور جو واصل باللہ ہے اس کا ہر فعل فعل الٰہی ہے جیسا کہ فرمایا وما رمیت اذ رمیت ولٰکن اللہ رمٰی (وہ کنکریاں) آپ نے نہیں پھینکی جب کہ آپ نے پھینکی بلکہ اللہ تعالٰے نے پھینکی اور حدیث قدسی میں فرمایا کہ بندہ جب نوافل کے ذریعہ میرا تقرب ڈھونڈتا ہے تو میں اس کو اپنا مقرب بنا لیتا ہوں اور جب اپنا مقرب بنا لیتا ہوں تو اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اس کے کان بن جاتا ہوں جن سے

وہ سنتا ہے اس کی زبان بن جاتا ہوں جس سے بولتا ہے اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے۔

۶

جیسا کہ حدیث مبارک میں ہے انا من نور اللہ والخلق کلھم من نوری یعنی میں اللہ کے نور سے ہوں اور تمام مخلوقات میرے نور سے ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم انسانِ کامل ہیں اور آپ ہی کے نور سے ہر مخلوق پیدا ہوئی۔ جن میں فرشتے بھی شامل ہیں۔

۷

یعنی اللہ تعالےٰ نے انسان کو اپنے حسن وجمال اور انوار و تجلیات کا آیئنہ بنایا اور تمام عالمین کو انسان کے حسن وجمال کا آیئنہ بنایا کیونکہ حسن وجمالِ الٰہی جو کنزِ مخفی کی طرح پوشیدہ تھا انسانِ کامل نے اپنی ذات وصفات کے آیئنے میں اس کو ظاہر کیا۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے مَنْ رانی فقد راء الحق جس نے مجھ کو دیکھا بالتحقیق اس نے حق تعالیٰ کو دیکھا اور انسان کے حسن وجمال کو اکوان وعالمین کے آیئنے میں ظاہر کیا کیونکہ انسان عالمِ صغیر ہے اور عالم، عالم کبیر۔ اور محی الدین ابن عربیؒ نے فرمایا انسان، عالم صغیر ہے اور عالم انسانِ کبیر ہے۔

۹

چونکہ انسان مظہر جمالِ الٰہی ہے لہٰذا وہ خدائے تعالیٰ کا بھید ہے اور خدائے تعالیٰ چونکہ مُظہرِ جمالِ انسان ہے اس لیے وہ انسان کا بھید ہے اور انسانِ کامل جو واصل باللہ ہوتا ہے اپنی ذات سے فانی اور خدا کی ذات سے باقی ہوتا ہے اور تمام

عالمین کو اپنے زیرِ فرمان دیکھتا ہے اور کہہ اٹھتا ہے کہ آج کس کی بادشاہت ہے سوائے میرے۔ جیسے منصور حلاج نے انا الحق کہا اور بایزید بسطامی نے سبحانی ما اعظم شانی کہا اور جنید بغدادی نے لیس فی جبتی سوا اللہ کہا۔

۱۰

کیونکہ ہر فعل کا فاعل حقیقی اللہ تعالیٰ ہے جیسا کہ اس نے فرمایا اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ بے شک ہم نے پیدا کیا تم کو اور تمہارے اعمال کو اور حضرت داتا گنج بخش علی ہجویریؒ نے فرمایا کہ جب میرے پیر و مرشد نے مجھے یہ تلقین کی کہ ہر فعل کا فاعل حقیقی اللہ تعالیٰ ہے تو دنیا و مافیہا کے تمام غموں سے بے نیاز ہو گیا۔

۱۱

یعنی اللہ تعالیٰ نے انسان کے جسم نفس قلب رُوح کان آنکھ ہاتھ پاؤں اور زبان کی حقیقتوں کو اپنے ہی نور سے پیدا فرمایا اور انسان کو اپنے ہی حسن و جمال کے مشاہدے کے لیے آئینہ بنایا لہٰذا انسان کو اپنی ذات سے اور اپنے ہی لیے پیدا فرمایا۔ چونکہ انسان کے آئینے میں دراصل جمالِ الٰہی ہویدا ہے اس لیے فرمایا کہ وہ نہیں ہے مگر میں ہی ہوں اور میں اس کا غیر نہیں ہوں۔

۱۲

کیونکہ جو فقر کی آگ میں جل گیا وہ فقیر ہے جس کا فقر تمام ہو چکا اذا تم الفقر فھو اللہ کے مطابق وہ واصل باللہ ہو چکا۔ لہٰذا اب اللہ تعالیٰ اور اس کے درمیان کوئی حجاب نہیں مزید یہ کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں شکستہ دلوں کے قریب ہوں۔

۱۳

یعنی جو کام بھی کر و ہماری رضا کے مطابق حضور قلب اور چشمِ بینا کے ساتھ کرو جیسا کہ کہا گیا ہے کہ دست بہ کار، دل بہ یار، حضور غوث اعظم نے فرمایا کہ جب تک اللہ تعالیٰ یہ نہیں فرماتا کہ قسم ہے اس حق کی جو میرا تجھ پر ہے کھا اور پی اور بات کر، اس وقت تک نہ میں کچھ کھاتا نہ پیتا اور نہ کوئی بات کرتا ہوں۔

۱۴

یعنی جو شخص ذکر فکر مراقبہ کے ذریعہ حق تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتا اس کو مشاہدہ حاصل نہیں ہو سکتا اور حق تعالے ایسے شخص کو ظاہری اعمالِ بے روح میں مشغول کر دیتا ہے جس کی وجہ سے بجائے قرب کے دوری ہی ہوتی ہے۔

۱۵

جس نے وصل الٰہی کا دعوٰے واصل ہونے سے پہلے کر دیا اس نے کفر کیا، اور جس نے واصل باللہ ہونے کے بعد عبادت کا ارادہ کیا اس نے دوئی کا اظہار کیا یعنی عابد و معبود کا لہٰذا اس نے شرک کیا۔

۲۵

یعنی جنت میں اللہ تعالیٰ کے ظہور کے بعد جنت کی ہر لذت اور نعمت ہیچ معلوم ہوگی، کیونکہ اللہ تعالے کے دیدار سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں۔ اسی طرح اہلِ دوزخ سے جب اللہ تعالیٰ خطاب فرمائے گا تو اس خطاب کی ایسی لذت ہوگی، کہ اس کے سامنے دوزخ کی ہر وحشت اور جلن ہیچ معلوم ہوگی۔ کیونکہ اللہ تعالے کے دیدار

سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں جیسا کہ ایک الہام میں اللہ تعالیٰ نے حضرت غوث سے فرمایا کہ میں نے تمام ارواح کو دیکھا کہ وہ اپنے قالبوں میں ناچتی ہیں میرے قول الست بربکم کے بعد سے روزِ قیامت تک (الست بربکم کے خطاب کی لذت و سرور کی وجہ سے)

۴۴

یعنی اہل جنت جنت کی نعمتوں میں مشغول ہیں اور اہل دوزخ مصیبت اور پریشانی کی وجہ سے میری ہی طرف متوجہ ہیں۔

۳۹

یعنی کوئی گنہگار حق تعالیٰ سے دور نہیں ہوتا اگر وہ اپنے گناہوں پر نادم ہو کیونکہ گناہوں پر ندامت ہی توبہ ہے، الندم التوبۃ اور کوئی فرمانبردار حق تعالیٰ سے قریب نہیں ہوتا بسبب اپنی خودپسندی کے۔

۴۵

یعنی حق تعالیٰ قریب ہے اس عاصی کے جو گناہ کے بعد توبہ و ندامت اختیار کرے، اور دور ہے اس طاعت گزار سے جو نیکیوں کے بعد نیکیوں کو دیکھے اور ان پر اترائے۔

۴۷

یعنی حق تعالیٰ کے سوا قلب کے ساتھ کسی شئے میں مشغول نہ ہو۔

۴۸

یعنی حق تعالیٰ کی ذات ہی کو اپنا مقصود اصلی بناؤ اور دنیا و آخرت کی جزا کی تمنا ترک کر دو۔

۵۰

یعنی عالم کا علم اس کو حق تعالیٰ کے قرب تک نہیں پہنچا سکتا۔ صرف حق تعالیٰ کے فضل سے ایسا ہو سکتا ہے۔ جب عالم یہ جان لیتا ہے کہ اس کا علم تو حجابِ اکبر ہے اور یہ کہ حقیقت کی رو سے وہ کچھ بھی نہیں جانتا اور جو کچھ وہ علم رکھتا ہے وہ تو کتابی علم ہے اور اس علم کے ذریعہ حقیقت تک پہنچنے سے عاجز ہے جیسا کہ فرمایا گیا ہے معرفت سے عاجزی کا اعتراف ہی معرفت ہے اسی طرح عالم جب اپنے علم کو قربِ الٰہی کے عظیم حصول کی راہ میں عاجز تسلیم کرتا ہے تب اسے علمِ لدنّی عطا ہوتا ہے، اب اس پر عمل لازمی ہو جاتا ہے۔ اگر اسے ترک کر دے تو اب حقیقت کو پانے کے بعد اس سے روگردانی اس کو شیطان بنا دیتی ہے۔

۵۱

یعنی جب تک درمیان میں عشق ہے تو عاشق کا بھی وجود ہے اور معشوق کا جب یہ حجابِ عشق اٹھ جائے تو عاشق کا معشوق سے وصل ہو جائے۔ اب نہ عاشق رہا نہ معشوق نہ عشق، بندہ جب واصل بحق ہو گیا تو اب اس کا اپنا وجود نہ رہا اور جب وجود ایک ہی کا رہ گیا اور دوسرا فنا ہو گیا تو اب کہاں رہا عاشق اور عشق۔ اور عاشق کے

فعل عشق کی وجہ سے ہی دوسری ہستی معشوق کہلائی لیکن جب عاشق رہا نہ عشق تو
معشوق کا اطلاق بھی نہ رہا۔

۵۲

در اصل یہ فرمان الٰہی حضرت غوث کے ماننے والوں کے لئے ہے کہ جب
وہ توبہ کا ارادہ کریں تو اب ایسی توبہ ہونی چاہیے جیسی کہ اس آیت میں بیان فرمائی
گئی ہے کہ ان اللّٰہ یحب التوابین ویحب المتطھرین یعنی اللّٰہ تعالیٰ محبت فرماتا
ہے توبہ کرنے والوں سے اور پاکی اختیار کرنے والوں سے، یہ توبہ ایسی ہو کہ نہ صرف
گناہوں سے بچے بلکہ وساوس نفسانی اور خطراتِ قلبی سے بھی بچے۔ یہی کامل ترین
توبہ ہے جو واصل باللہ کرتی ہے۔ جو شخص توبہ کر کے بھی وساوس نفسانی اور خطرات
قلبی سے نہیں بچتا گویا وہ وصول الی اللّٰہ کے معاملے میں سنجیدہ نہیں ہے اور یہ کہ
وہ اپنے آپ سے دل لگی کر رہا ہے۔

۵۳

یعنی جس طرح شیطان انسان کو راہ راست سے ہٹا دیتا ہے اسی طرح عالم
کے لئے ملک، عارف کے لئے ملکوت اور واقف کے لیے جبروت کی طرف راغب
و متوجہ ہونا خدائے تعالیٰ کے قرب کی راہ سے ہٹا دیتا ہے۔ جو شخص قرب الٰہی کے
حرم میں داخل ہونا چاہے اسے چاہیئے کہ ان چیزوں کی طرف راغب نہ ہو۔

۵۸

انسان کا قلب حق تعالیٰ کی تجلیات کا مقام ہے اور اللہ تعالیٰ صرف اس قلب پر متجلی ہوتا ہے جس میں اس کا غیر نہ ہو۔ کیونکہ قلب ایک ہی ہے اور اس میں خالق یا مخلوق دونوں میں سے کوئی ایک رہ سکتا ہے جیسے کہا جاتا ہے کہ ایک میان میں دو تلواریں نہیں رہ سکتیں، علم سے جاہل ہونے سے مراد وہ علم ہے جو بندے کو اس کا عالم ہونا ظاہر کرے۔

۶۰

ہر شے سے عروج کا معنے یہ ہے کہ قلب کو ماسوے اللہ سے فارغ کیا جائے۔ اور معراج کا کمال یہ ہے کہ مشاہدہ حاصل ہو اور غیر اللہ کی طرف بالکل التفات نہ ہو جیسا کہ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے کمال معراج کے بارے میں فرمایا مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی۔ یعنی آنکھ نہ جھپکی نہ بے راہ ہوئی حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے عالم بالا کے عجائبات کی طرف بالکل التفات نہ فرمایا۔

اس باب میں دیئے گئے تمام الہامات مستند کتاب الفیوضات الربانیہ تالیف سید اسمٰعیل ابن سید محمد سعید قادری مطبوعہ لبنان سے اخذ کئے گئے ہیں